بِسۡمِ اللّٰہِ الرحمٰن الرَّحیم

الصلوٰۃ و السلام علیك یا رسول اللہ ﷺ

الصلوٰۃ و السلام علیك یا حبیب اللہ ﷺ

توبہ عظیم عبادت

مؤلف: مفتی محمد وسیم ضیائی

کمپوزنگ: قاری زاہد حسین سہر وردی

فہرست

توبہ کا تذکرہ قرآن سے:---------- ------- ------------- 4

سچی توبہ کونسی؟---------------------------------- 4

سچی توبہ کی برکت: ---------------------------------- 6

ہمارا رب بہت کریم: ---------------------------------- 7

سچی توبہ پر رب بہت خوش ہوتا ہے:------------------------ 9

توبہ پر ڈھیر سارا اجر و ثواب:------------------------------ 9

www.waseemziyai.com

تحریراز:
مفتی محمد وسیم ضیائی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرحمٰن الرَّحیم

توبہ عظیم عبادت

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

اَمَّا بَعۡدُ

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اللہ رب العزت نے انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا جیسا کہ رب کریم ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَ الۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ ﴿۵۶﴾ یعنی: اور میں نے جن اور انس کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا۔ (سورۃ الذّٰریٰت آیت 56)

اس لیے مسلمان کی شان یہ ہے کہ ہر معاملہ میں رب کی اطاعت کرے اور اس کی نافرمانی سے اجتناب کرے۔ لیکن انسان کمزور اور خطا کا پتلا ہے، رب کریم نے ارشاد فرمایا: وَخُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِیۡفًا

یعنی: اور آدمی کو کمزور بنایا گیا (سورۃ النسآء آیت ۲۸)

اس لیے اُس سے گناہ صادر ہو جاتے ہیں۔ گناہوں سے معافی کا عظیم دروازہ توبہ ہے۔

توبہ کے متعلق قرآن وسنت کے عظیم گلشن سے چند مہکتے پھول پیش کرتا ہوں۔

توبہ کا تذکرہ قرآن سے:

۱) تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ یعنی: اے مسلمانو! سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (سورۃ النور آیت ۳۱)

۲) اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ۔ یعنی: بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو۔ (سورۃ البقرہ آیت ۲۲۲)

اللہ تعالیٰ اپنی شانِ کریمی کا تذکرہ اس انداز میں کرتا ہے۔

۳) هُوَ الَّذِىْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ۔ یعنی: وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔ (سورۃ الشوریٰ آیت ۲۵)

سچی توبہ کونسی؟

ہمارے معاشرے میں محض ہاتھوں کی انگلیوں سے کانوں کو پکڑ لینے کو توبہ سمجھ لیا گیا، جبکہ حقیقی توبہ جس کا نام ہے اُس کا تذکرہ خود رب کریم نے قرآن پاک میں ذکر کردیا۔ ارشاد فرمایا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا۔ یعنی: اے ایمان والو اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔ (سورہ تحریم آیت ۰۸)

مذکورہ آیت کریمہ میں تَوْبَةً نَّصُوْحًا کے الفاظ قابل توجہ ہیں، صحابی رسول ﷺ حضرت سیدنا معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے سوال کرکے توبہ نصوحا کے قرآنی پیغام کو

www.waseemziyai.com

سمجھا دیا، عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ما التوبة النصوح۔ یعنی : یارسول اللہ ﷺ توبہ نصوح کس کو کہتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اَنْ یَّنْدِمَ الْعَبْدُ عَلٰی الذَّنْبِ الَّذِیْ اَصَابَ۔ یعنی: جو گناہ بندے سے سرزد ہوا اُس پر وہ نادم اور شرم سار ہو، فَیَعْتَذِرُ اِلَی اللہِ تَعَالٰی۔ یعنی : بارگاہ الٰہی میں معذرت طلب کرے۔ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ اِلَیْہِ کَمَا لَا یَعُوْدُ اللَّبَنُ اِلَی الضَّرْعِ۔ یعنی : جس طرح دودھ تھن میں دوبارہ داخل نہیں ہو سکتا، اسی طرح پھر اُس سے یہ گناہ صادر نہ ہو۔

سچی توبہ کا تذکرہ کرتے ہوئے علم حدیث کے عظیم امام حضرت علامہ نووی علیہ رحمہ فرماتے ہیں : سچی توبہ وہ ہے جس میں تین چیزیں جمع ہوں۔

(۱) اس گناہ کو ترک کردے۔

(۲) جو گناہ کر بیٹھا ہے اس پر دل میں ندامت اور شرمندگی محسوس کرے۔

(۳) پختہ عزم کرے کہ پھر یہ گناہ نہیں کرے گا۔

www.waseemziyai.com

سچی توبہ کی برکت:

عن عبد اللہ بن مسعود قال: قَالَ رسول اللہ ﷺ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ، كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔ یعنی: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے، جیسے اُس نے گناہ نہیں کیا۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث 4250)

مذکورہ حدیث سے واضح ہوا جس گناہ پر بندہ توبہ کرتا ہے وہ گناہ مٹا دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ روایات سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے حافظہ سے بھی مٹا دیتا ہے۔ یہاں آپ کے سامنے سچی توبہ کی برکت کے حوالے سے ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کی ایک گلی سے گذر رہے تھے، آپ نے ایک جوان کو دیکھا جو کپڑوں کے نیچے شراب کی بوتل چھپائے چلا آ رہا تھا، آپ نے پوچھا: اے جوان! اس بوتل میں کیا لیے جا رہے ہو۔ جوان بہت شرمندہ ہوا کہ میں کیسے کہوں اس بوتل میں شراب ہے۔ اس وقت اس جوان نے دل ہی دل میں دعا مانگی: اے اللہ! مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے روبرو شرمندگی اور رسوائی سے بچالے۔ میرے عیب کو ڈھانپ لے، میں پھر کبھی شراب نہیں پیئوں گا۔ جوان نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جواب دیا: اے امیر المؤمنین یہ سرکہ ہے، آپ نے فرمایا: مجھے دکھاؤ تو سہی! چناچہ آپ نے دیکھا تو وہ سرکہ ہی تھا۔

(مکاشفۃ القلوب، تاریخ الخلفاء)

www.waseemziyar.com

ہمارا رب بہت کریم:

ہمارا رب بڑے سے بڑے گناہ کو سچی توبہ کرنے پر معاف فرمادیتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں حضور ﷺ سے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر باہر نکلا راستے میں مجھے ایک عورت ملی، اس نے مجھ سے پوچھا: میں نے ایک گناہ کرلیا ہے، کیا میں توبہ کر سکتی ہوں؟ میں نے پوچھا تو نے کونسا گناہ کیا ہے؟ عورت بولی: میں نے زنا کیا تھا اور جب اس زنا سے بچہ پیدا ہوا تو میں نے اسے قتل کر دیا۔ میں نے کہا: تو تباہ ہو گئی، تیرے لیے کوئی توبہ نہیں ہے۔ وہ عورت بے ہوش ہو کر گر پڑی اور میں اپنی راہ چل دیا۔ تب میرے دل میں خیال آیا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھے بغیر یہ بات کیوں کہ دی۔ چناچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کیا، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے بُہت برا کیا، کیا تم نے قرآن پاک کے اس پیغام کو نہیں پڑھا! تو رسول اللہ ﷺ نے سورہ فرقان کی آیت (68، 69 اور 70) کی تلاوت فرمائی۔ اور آیت نمبر 70 میں واضح ارشاد فرمادیا: اِلَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صٰلِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمۡ حَسَنٰتٍ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا یعنی: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جونہی میں نے یہ بات سنی میں اس عورت کی تلاش میں نکلا اور ہر ایک سے پوچھنے لگا: مجھے اُس عورت کا پتہ بتلاؤ، یہاں تک کہ میری کیفیت ایک، مجنون جیسی ہو گئی، (یہ خوفِ خدا کا نتیجہ تھا) بالآخر میں نے اُس عورت کو

www.waseemziyai.com

تلاش کر ہی لیا اور اُسے یہ آیاتِ کریمہ سنائی، جب میں " فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ۔ تک سنا چکا تو وہ خوشی سے دیوانی ہو گئی اور کہنے لگی : میں نے اپنا باغ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے لیے بخش دیا۔

سورہ فرقان کی آیت نمبر 70 سے واضح ہوا کہ سچی توبہ کرنے پر اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ بلکہ کبھی گناہوں کو نیکیوں سے بھی بدل دیتا ہے۔ اس امر کی نشاندہی احادیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضور رسالت ماب ﷺ سے روایت کی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس کے چھوٹے گناہ پیش کرو۔ اس کے سامنے اس کے صغیرہ گناہ پیش کیے جائیں گے اور کبیرہ گناہوں کو مخفی رکھا جائے گا۔ پھر اس سے پوچھا جائے گا کیا تو نے فلاں فلاں گناہ کیا وہ اقرار کرے گا اور بڑے گناہوں سے خوفزدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے ہر گناہ کے بدلے ایک نیکی دے دو۔ جب وہ رحمت الٰہی کا یہ نرالا انداز دیکھے گا تو کہے گا میں نے تو اور بہت سے گناہ کیے تھے وہ مجھے آج دکھائی نہیں دے رہے (مجھے ان کے بدلے میں بھی نیکیاں ملتیں) میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور ہنس پڑے۔ یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوگئے۔ (مسلم شریف)

www.waseemziyai.com

اسی طرح جنہوں نے رمضان المبارک میں فرائض کی پابندی اور ناجائز امور سے اجتناب کیا جب نمازِ عید پڑھنے آتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رب کریم انہیں کہتا ہے۔ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ وَبَدَّلْتُ سَیِّئٰتِکُمْ حَسَنٰتٍ۔ یعنی: میں نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے اور تمہاری خطاؤں کو نیکیوں سے بدل دیا۔ (مشکوٰۃ شریف، حدیث 2096)

سچی توبہ پر رب بہت خوش ہوتا ہے:

بندے کے توبہ کرنے پر رب جلیل بہت خوش ہوتا ہے، اس پر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص صحرا میں سفر کر رہا ہو اور آرام کیلئے سو گیا اور جب اُٹھا تو دیکھا اُونٹ غائب تھا، اور اسی پر کھانے پینے کی اشیاء موجود تھیں، تلاش کرتا رہا، بالآخر اُونٹ نہ ملا، زندگی سے مایوس ہو گیا، پھر لیٹ کر جب آنکھ کھلی تو سرہانے اُسی اُونٹ کو موجود پایا۔ اب وہ جس قدر خوش ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم شریفین)

توبہ پر ڈھیر سارا اجر و ثواب:

یہاں آپ کے سامنے دو صحابہ کرام کا تذکرہ پیش کرتا ہوں۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ نمازِ فجر فوت ہو گئی آنکھ کھلنے پر آپ کو بے انتہا افسوس ہوا، اور اشک بار آنکھوں کے ساتھ توبہ کرنے لگے۔ دوسرے دن جب وقتِ فجر ہوا تو ایک عمر رسیدہ شخص نمازِ فجر کے لیئے آپ کو اُٹھاتا ہے۔

آپ نے پوچھا! تم کون ہو؟ میں نے آج سے قبل تمہیں نہیں دیکھا، اُس نے کہا میں شیطان ہوں۔ تو حضرتِ سیدنا امیر معاویہ رضی عنہ نے ارشاد فرمایا: شیطان کا کام سلانا ہے نہ کہ اُٹھانا۔ تو شیطان نے جواب دیا آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن! نمازِ فجر کے فوت ہونے پر جو آپ نے سچی توبہ کی تھی اُس پر رب آپ سے بہت زیادہ راضی ہوگیا، اس لیے آج میں خود آپ کو اُٹھانے آگیا۔ (شیطان کی حکایات)

حضرت ماعز بن مالک سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب خطا ہو گئی تو سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا، بعد میں کچھ لوگ تنقید کرنے لگے اُس وقت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے سچی توبہ کرلی تھی، اس وجہ سے وہ جنت کی نہروں میں مزے لے رہے ہیں، اور اُن کی توبہ کو رسول اللہ ﷺ نے مثالی توبہ قرار دیا۔ (ابوداؤد شریف وغیرہ)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وما علینا الا البلاغ

www.waseemziyai.com